بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

اللہ سبحانہ وتعالیٰ آسمان اور زمین کی ہر پوشیدہ بات کو خوب جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہے ہیں۔

الحجرات 18

الحدیث

گناہ نہ کیا کرو تم پر موت آسان ہو جائے گی اور قرض کم لیا کرو آزاد ہو کر جیو گے۔

بیہقی

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان

89

ماہنامہ علم و عمل لاہور

جلد نمبر 8
شمارہ نمبر 5
ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ
مارچ 2011ء

زیر سرپرستی
مصلح الامت شیخ الحدیث حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم

دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اداریہ

از مدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملک کی ترقی میں رُکاوٹ... کرکٹ بھی ہے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

23/مارچ کو قراردادِ پاکستان منظور ہوئی۔ یہ ملک دین کے نام پر وجود میں آیا، اِس کے اندر تو دین ہی دین نظر آنا چاہئے تھا۔ **افسوس صد افسوس**! کہ یہاں بے دینی عروج پر نظر آتی ہے۔ جہاں پاکستان کی ترقی میں اور بہت سی رکاوٹیں ہیں وہاں کرکٹ کا کھیل بھی ایک بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔ مزید یہ کہ اِس میں بہت سا وقت بھی ضائع کیا جاتا ہے اور کیا جارہا ہے۔

1838ء میں جنگِ عظیم دوم سے ذرا پہلے جرمنی کی کرکٹ ٹیم یورپ میں پہلے نمبر پر تھی، اُن دنوں کرکٹ یورپ کا کھیل تھا، ہٹلر جرمنی کا سربراہ بن گیا، اُن دنوں جرمنی اور فرانس کا کرکٹ میچ ہوا تو ہٹلر کو میچ دیکھنے کی دعوت دی گئی، میچ شروع ہوا تو چلتا ہی گیا، شام ہوگئی ہٹلر اُکتا گیا، شام کو میچ رُک گیا اُس نے ٹیم کے نگران سے پوچھا کون جیتا؟ نگران نے جواب دیا میچ جاری ہے ہار جیت کا فیصلہ چار دن بعد ہوگا۔ ہٹلر کو غصّہ آگیا اُس نے چلّا کر کہا: ''یہ کیسا کھیل ہے جسے دیکھنے والے پورے دن کے لئے بے کار ہوجاتے ہیں''۔ ہٹلر کھیل کے میدان سے رُخصت ہوا اور جرمنی میں کرکٹ پر پابندی لگادی۔ اِسی طرح امریکی صدر روزویلٹ نے کرکٹ کو قوم کا زیاں قرار دے کر اِس پر پابندی لگادی اُس کا کہنا تھا کہ: ''کرکٹ جیسا کھیل قوم کی ترقّی کی راہ میں رُکاوٹ ہے اِس پر پابندی ہونی چاہئے''۔ اِسی طرح اسرائیل میں بھی کھیلوں کی طرف اِتنی زیادہ توجّہ نہیں دی جاتی۔ کیوں کہ وہ تو مسلمانوں کی جان، عزّت سے کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ بیت المقدّس (قبلۂ اوّل) یہودیوں کے قبضہ میں ہے، ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ناحق جیل کاٹ رہے ہیں، کافر مسلمانوں کے ملکوں پر حملہ آور ہیں، روزانہ کتنی باعصمت عورتوں کی عزّت تار تار کی جاتی ہے، کیا ہم اپنے کو کرکٹ جیسے لہو ولعب مشغلہ میں ہی مصروف رکھیں گے؟ جس طرح ہمیں اپنی ٹیم کے ہارنے پر دُکھ ہوتا ہے کیا ایسا دُکھ کبھی نماز چھوٹنے پر اور تکبیرِ اُولیٰ کے فوت ہونے پر بھی ہوا ہے؟ اب کرکٹ ورلڈ کپ 2011ء ہو رہا ہے، دیکھیے! اس موقع پر کتنا پیسہ ضائع ہوتا ہے، کتنا وقت برباد ہو رہا ہے، کتنی بے حیائی عام ہوگی۔ حالاں کہ وقت ہمارا قیمتی سرمایہ ہے، وقت کی بربادی فرد کی بربادی، معاشرہ کی بربادی اور پوری قوم کی بربادی کہلاتی ہے۔ **خدارا** ہوش میں آئیے! اپنے قیمتی وقت کو برباد مت کیجئے، فضول بے کار کھیلوں کو چھوڑ کر با مقصد کھیل... گھڑ دوڑ، نیزہ بازی، تیراکی سیکھیے، جس کے سیکھنے کا حکم بھی ہے اور ثواب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دیں۔

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

CPL نمبر 200

89

جلد نمبر 8

شمارہ نمبر 5

ماہنامہ علم و عمل لاہور

ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ — مارچ 2011ء

بیاد

حضرت مولانا **شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب** رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر **حفیظ اللہ** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ | مسیح الامت حضرت مولانا **مسیح اللہ خان** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

بسبرکت دعا
شیخ المشائخ الحاج حضرت
محمد عشرت علی قیصر صاحب
دامت برکاتہم

مدیر **محمد عتیق الرحمٰن**
مدرس و خادم
جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ترتیب و پروف ریڈنگ
مولانا محمد طیب الیاس صاحب
مدرس
جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی
- مولانا عبدالرحمٰن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہنامہ محاسن اسلام، ملتان
- مولانا محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: مولانا سعید قاسم صاحب — مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ .... 12 روپے

قیمت سالانہ ... (مع ڈاک خرچ) ... 150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

سُبحان اللہ

کہنا آدھے ترازو کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ (ترمذی: 3519)

(آخرت کا ترازو اس قدر وسیع ہے کہ مشرق و مغرب اور جو کچھ اس کے بیچ ہے سب اس میں سما جائے۔ مظہری)

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے بہترین تحفہ کیا ہے؟ وہ بہترین تحفہ دینی علوم ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے رسالہ ’’ماہ نامہ علم و عمل، لاہور‘‘ جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرا دیجئے۔

نیز ان کو مزید خریدار بنانے کے لئے ترغیب بھی دیجئے کیوں کہ یہ کاروبار نہیں دین کے پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: **جامعہ عبداللہ بن عمر**

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور — پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270
0302-4143044 0331-4546365

Email:aibneumar@yahoo.com
www.ibin-e-umar.edu.pk

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

جو نیک لوگوں کا دُشمن ہے
اللہ تعالیٰ اُس کا دُشمن ھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیْنَ یَدَیْہِ	وَھُدًی
قرآن کریم تصدیق کرتا ہے	اُن کتابوں کی	جو اِس سے پہلے نازل ہوئیں	اور ہدایت ہے
وَّبُشْرٰی	لِلْمُؤْمِنِیْنَ ○	مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ	وَمَلٰٓئِکَتِہٖ
اور خوشخبری ہے	مؤمنوں کے لئے۔ 97	جو شخص دُشمن ہے اللہ تعالیٰ کا	اور اُس کے فرشتوں کا
وَرُسُلِہٖ	وَجِبْرِیْلَ	وَمِیْکٰلَ	فَاِنَّ اللّٰہَ	عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ ○
اور اُس کے رسولوں کا	اور جبرائیل علیہ السلام کا	اور میکائیل علیہ السلام کا	پس بے شک اللہ تعالیٰ	دُشمن ہے کافروں کا۔ 98

قرآن پاک پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

''جو شخص جبرائیل علیہ السلام کا دُشمن ہے پس بے شک جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ قرآن پاک آپ (ﷺ) کے دِل پر اُتارا ہے، یہ قرآن پاک تصدیق کرتا ہے اُن کتابوں کی جو اِس سے پہلے نازل ہوئی ہیں''۔

قرآن پاک پہلی تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، اصلی ''توراۃ'' کی بھی تصدیق کرتا ہے، اصلی ''اِنجیل'' کی بھی تصدیق کرتا ہے اور اصلی ''زبور'' کی بھی تصدیق کرتا ہے۔

جو نیک لوگوں کا دُشمن ہے اللہ تعالیٰ اُس کا دُشمن ہے

''اور یہ قرآن پاک نری ہدایت ہے اور مؤمنوں کو ربّ تعالیٰ کی رضا اور جنّت کی خوش خبری سُناتا ہے، جو شخص دُشمن ہے اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور جبرائیل علیہ السلام کا اور میکائیل علیہ السلام کا'' چوں کہ ابنِ صوریا (یہودی عالم) نے اِن کے خاص طور پر نام لئے تھے۔ فرمایا ''جو شخص اِن کا دُشمن ہے پس بے شک اللہ تعالیٰ اُن تمام کافروں کا دُشمن ہے جو اللہ تعالیٰ کے اَحکام کا اِنکار کرتے ہیں اور اِنکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا بھی اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا بھی''۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزْتُہٗ بِالْحَرْبِ.
''جو کوئی میرے ساتھ دُشمنی کرے تو میری طرف سے اُس کو جنگ کا الٹی میٹم (اعلان) ہے''۔ [بخاری]

یاد رکھیے! کوئی آدمی اللہ والے کے ساتھ عداوت (دُشمنی) کر کے سُکھ میں نہیں رہا۔ . . .

بقیہ: ص 15 پر

عیسائیوں کی بنائی ہوئی

صلیب کا مسئلہ

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک باب یہ بنایا ہے

"بَابُ کَسْرِ الصَّلِیْبِ وَ قَتْلِ الْخِنْزِیْرِ"

یہ باب ہے صلیب کے توڑنے اور خنزیر کے قتل کرنے میں

یہ باب اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیوں بنایا؟ یعنی اِس باب کے بنانے کا مقصد کیا ہے؟

اِس بارے میں علماء کرام کے تین اَہم قول ہیں:

(1) **پہلا قول**: یہ ہے کہ اِس باب کا مقصد اُس زمانہ کا ذکر کرنا ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان سے دُنیا میں اُتریں گے۔

اصل میں اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے وعدہ لیا تھا کہ "اگر تمہیں نبی آخرالزمان ﷺ ملیں تو اُن کی امداد کرنا"۔ یہ وعدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں پورا کیا کہ معراج میں نبی پاک ﷺ سے پوچھا کہ کیا حکم ملا؟ بتلایا کہ پچاس نمازیں فرض ہوئی ہیں۔ مشورہ دیا کہ کم کراؤ۔ کم کرائیں، پانچ پانچ کم ہوتی گئیں یہاں تک کہ صرف پانچ رہ گئیں۔ [بخاری و مسلم]

حضرت اِبراہیم علیہ السلام نے ہمیں یہ پیغام بھیجا کہ جنّت چٹیل میدان ہے اُس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں۔ [ترمذی و طبرانی]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اَخیر زمانہ میں اِمداد کے لئے خود اُتریں گے اُس وقت کوئی کافر زندہ نہ رہے گا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

(2) **دوسرا قول**: یہ ہے کہ اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے اِس عقیدہ کو غلط قرار دینا چاہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا۔

(3) **تیسرا قول**: یہ ہے کہ لڑائی اگر عیسائیوں سے ہو تو لڑائی میں صلیب توڑنی جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور اس پر عمل کرنا عنایت فرماویں۔ آمین ثم آمین

محمد سرور عفی عنہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نیک آدمی کو نیکی کر کے سکون اور نور ملتا ہے۔ (صدر جامعہ)

وطنِ اصلی کا شوق

مولانا عبدالرحمٰن بن حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

موت کا وقت جب قریب آتا ہے کاملین کی خوشی بڑھتی چلی جاتی ہے کہ ہم اب اپنے اصلی گھر پہنچ جائیں گے۔ جب کوئی اِنتقال کرتا ہے تو کہتے ہیں فلاں کا اِنتقال ہوگیا، اِنتقال کا معنیٰ ''منتقل ہونا'' کہ عارضی گھر سے منتقل ہو کے اگلے جہاں اپنے اصلی گھر میں پہنچ گیا۔ آپ دیکھیے! جانور صبح کو چرنے کے لئے جاتے ہیں اور شام کو خوشی خوشی واپس اپنے گھر میں آتے ہیں، وہ اپنے اصلی گھر کو پہچانتے ہیں اِسی لئے اپنے اصلی گھر پہنچ کر خوش ہوتے ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ جب مدینہ منوّرہ قریب آتا تھا نبی علیہ السلام اپنی سواری تیز فرما لیا کرتے تھے کہ ہمارا شہر قریب آ رہا ہے۔ (از کتبِ سیرت)

اِسی طرح اللہ والے ہیں کہ جوں جوں آخرت کا وقت نزدیک چلا آتا ہے اُن کی خوشی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

ایک بزرگ تھے وہ خوشی میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

خرّم آں روز کہ ایں منزل ویران بروم
راحت جاں طلبم و زپے جاناں بروم

کہ وہ دِن کیسا خوشی کا دِن ہوگا کہ میں اِس ویران گھر کو چھوڑ دوں گا مجھے چین، راحت، اور آرام مل جائے گا اور مجھے محبوبِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ مل جائیں گے۔

دیکھیے! یہ بزرگ خوشی منا رہے ہیں کیوں کہ آخرت کے گھر کو آباد کیا ہوا ہے اور آخرت کی فکر سر پر سوار ہے۔

ایک تابعی (صحابہ کو دیکھنے والے) تھے جو مدینہ منوّرہ میں مقیم تھے، اُس وقت دارُالخلافہ مدینہ منوّرہ سے بغداد یا کوفہ منتقل ہوگیا تھا، حاکمِ وقت کا مدینہ منوّرہ میں آنا ہوا تو سب لوگ اُسے ملنے کے لئے آئے، یہ تابعی تشریف نہیں لے گئے۔ حاکم نے وہاں کسی سے پوچھا کہ یہاں کوئی زندہ تابعی موجود ہیں؟ کہا ایک صاحب ہیں، اُن کو بلایا گیا کہ حضرت! سارے لوگ تو مجھے ملنے کے لئے آتے ہیں آپ کیوں تشریف نہیں لاتے، بڑی بے مروّتی کی بات ہے۔ اللہ والے بھلا کیوں بادشاہ سے ڈریں، کہا کیسی بے مروّتی؟ اگر میرا اور آپ کا پہلے سے تعارُف ہوتا اور پھر میں نہ آتا تو بے مروّتی ہوتی جب میری اور آپ کی کوئی واقفیت اور شناسائی ہی نہیں ہے تو بے مروّتی کیسے ہوئی؟ بادشاہ نے کئی سوالات کیے تو اُن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ آپ یہ بتائیں کہ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو مرنے کے لئے خوش ہوتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اشعار پڑھتے ہیں............

بقیہ ص 14 پر

کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا؟

دُنیا فسادات، قتل وغارت اور جان لیوا پریشانیوں کے عذاب میں کیوں گرفتار ہے؟ **حدیث** میں ہے کہ ”میری پوری اُمّت کو معاف کیا جا سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی کھلے عام نافرمانی کرنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا“۔ [بخاری]

اللہ تعالیٰ کی کھلی بغاوتیں

1 داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا...کٹانا یا منڈانا
2 شرعی پردہ نہ کرنا۔

قریبی رشتے دار جن سے پردہ فرض ہے

چچازاد...پھوپھی زاد...ماموں زاد...خالہ زاد ...شوہر کا بھائی ...نندوئی ...بہنوئی... پھوپھا... خالو...شوہر کا بھتیجا...شوہر کا بھانجا...شوہر کا چچا ...شوہر کا ماموں...شوہر کا پھوپھا...شوہر کا خالو۔

3 مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا 4 بلاضرورت کسی جان دار کی تصویر کھینچنا، کھنچوانا، دیکھنا، رکھنا، لٹکانا اور تصویروں والی جگہ جانا 5 گانا باجا سُننا 6 ٹی وی دیکھنا 7 حرام کھانا جیسے بینک، انشورنس وغیرہ کی کمائی 8 غیبت کرنا۔

اِن گناہوں سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے

1 آدمی قتل کرنا 2 زنا کرنا 3 لواطت کرنا 4 شراب پینا 5 چوری کرنا 6 کسی پر تہمت لگانا 7 سچّی گواہی چھپانا 8 جھوٹی قسم کھانا 9 جھوٹ بولنا 10 کسی کا مال چھین لینا 11 سودی معاملہ کرنا 12 یتیم کا مال کھانا 13 رشوت لینا 14 قطع رحمی کرنا 15 رمضان کا روزہ توڑ دینا 16 ناپ تول میں کمی کرنا 17 فرض نماز کو وقت سے آگے پیچھے پڑھنا 18 زکوٰۃ نہ دینا 19 کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرنا 20 کسی پر جادو کرنا 21 قرآن پاک پڑھ کر بُھلا دینا 22 چغلی کھانا 23 عورت کا خاوند کی نافرمانی کرنا 24 اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی کو شریک کرنا 25 ماں باپ کی نافرمانی کرنا 26 لڑکیوں کو میراث میں سے حصّہ نہ دینا 27 کسی عورت پر ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا 28 ظلم کرنا 29 اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید ہونا 30 وعدہ خلافی کرنا 31 امانت میں خیانت کرنا 32 کوئی فرض مثلاً نماز، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا چھوڑ دینا 33 اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا 34 اس طرح قسم کھانا کہ مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو 35 کسی مسلمان کو کافر، بے ایمان، خدا کی تجھ پر مار ہو، پھٹکار ہو، خدا کا دُشمن وغیرہ کہنا 36 غیبت کرنا 37 غیر محرم کے پاس تنہائی میں بیٹھنا 38 جوا کھیلنا 39 کافروں کی رسمیں پسند کرنا 40 کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

ماخوذ از
بہشتی زیور، شمائلِ ترمذی

مرسلہ: غلام رسول صاحب

حدیث: بُخل (کنجوسی) سے بچو اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ [ابوداؤد، مسند احمد]

بزرگانِ دین کا ذوقِ عبادت

مولانا مجیب الرحمٰن صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

اِس دُنیا میں انسان اور جنّات کی تخلیق (پیدائش) کا مقصد عبادت ہے۔ بندہ جتنی زیادہ عبادت کرتا ہے اُتنا ہی اس کو اللہ تعالیٰ سے قُرب اور تعلّق حاصل ہوتا ہے۔ بندہ کا معنیٰ ہی ''بندگی کرنے والا'' ہے۔ ہمارے اَکابرین اللہ تعالیٰ کے کامل بندے تھے اِس وجہ سے اُن کا زیادہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا، ہم سے اگر اِن اَکابرین جتنی عبادت نہ ہو سکے تو جتنی ہو سکے اُتنی کوشش کریں، صرف فرائض و واجبات اور سنّتوں پر اِکتفاء نہ کریں بلکہ نوافل کا بہت سا ذخیرہ اپنے پاس جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر ذِمّہ میں قضا نمازیں ہوں تو اُن سے پہلے سبکدوش ہو جایئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ''سورۂ انفال'' کے شروع میں مؤمنین کی صفات بیان کر کے فرماتے ہیں کہ ''مؤمنین کو باطنی اَعمال یعنی خوفِ خدا، توکّل وغیرہ پر درجاتِ عالیہ (بلند درجات) ملیں گے اور ظاہری اَعمال یعنی نماز، روزہ وغیرہ پر مغفرت اور بخشش ہو گی اور صدقات پر عزّت کی روزی، جنّت کا رزق ملے گا''۔ تو بزرگانِ دین کوشش فرماتے رہے ہیں کہ ان کے پاس عبادت کا کافی ذخیرہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بڑے عبادت گزار صحابی تھے، حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رات بھر نمازیں پڑھتے تھے، صبح کے قریب مجھ سے پوچھتے کہ صبح ہوئی یا نہیں؟ اگر میں ہاں! کہتا تو پھر طلوعِ سحر تک اِستغفار میں مشغول ہو جاتے اور اگر میں نہیں کہتا تو بدستور نماز میں مشغول رہتے۔ (الاصابۃ 109/4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ دن رات ہزار رکعات پڑھا کرتے تھے۔

حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا بھی یہی معمول تھا۔ (کتاب التہجد للاشبیلی ص: 212)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کے گھر میں ساری رات عبادت کا عمل جاری رہتا تھا، گھر والے باری باری اُٹھ کر ایک ایک تہائی شب میں نمازیں پڑھتے تھے۔ (سیر الصحابۃ 63/3)

حضرت اَسود بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ

تابعی ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بہت زیادہ رہے ہیں، حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے کہ آپ روزانہ سات سو نفل پڑھا کرتے تھے۔ (تذکرۃ الحفّاظ 60/1)

حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی زندگی کا زیادہ حصّہ عبادت میں گزرتا تھا، دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور آخرِ دم تک اس کا معمول رہا (سفر وحضر

حدیث: کسی آدمی کی خوش بختی میں سے یہ ہے کہ اسے (دنیا میں) کشادہ مکان، نیک ہمسایہ اور پسندیدہ سواری مل جائے۔ [الادب المفرد]

کسی حالت میں بھی ناغہ نہ ہوتا تھا)، اس عبادت کی وجہ سے اُن کا لقب ہی ''زین العابدین'' ہو گیا تھا اور وہ اِسی لقب سے مشہور ہیں۔

(حوالہ بالا 65/1)

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں اور افضل التابعین میں شمار ہوتا ہے، آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

(صفۃ الصفوۃ 57/2)

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مثنیٰ بن صباح رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عموماً بیس سال تک آپ نے فجر کی نماز عشاء کے وضو کے ساتھ پڑھی ہے۔(تذکرۃ الحفاظ 98/1)

اِمام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔(الخیرات الحسان ص:84)

حضرت واصل بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ

نے بیس سال۔

حضرت عبد الواحد بن زید بصری رحمہ اللہ تعالیٰ

نے چالیس سال۔

حضرت ایوب جوز جانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نے بھی چالیس سال اِس طرح گزارے کہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔(میزان الاعتدال)

حضرت مصعب بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ دن رات میں ہزار رکعات نوافل پڑھتے تھے۔

(صفوۃ الصفوۃ 199/2)

حضرت کہمس بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا بھی یہی معمول تھا مگر جب عمر بڑھ گئی اور کمزور ہو گئے تو پھر پانچ سو رکعات پڑھا کرتے تھے اور اس پر رویا کرتے تھے کہ میں ہزار نہیں پڑھ سکا۔(کتاب التہجد ص:212، صفۃ الصفوۃ 212/3)

مختلف اَکابرین کا ذوقِ عبادت

ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ روزانہ چار سو رکعات پڑھتے، حسین بن فضل کوفی رحمہ اللہ تعالیٰ روزانہ چھ سو رکعات پڑھتے، اور مُرّہ بن شراحبیل رحمہ اللہ تعالیٰ روزانہ ہزار رکعات پڑھتے، علی بن عبد اللہ بن عباس رحمہم اللہ تعالیٰ پانچ سو رکعات، اِمام باقر رحمہ اللہ تعالیٰ پچاس رکعات پڑھتے اور اِمام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ تین سو رکعات پڑھتے۔(حلیۃ الاولیاء)

اِمام محمد بن سماعہ رحمہ اللہ تعالیٰ دو سو رکعات پڑھتے۔

(الفوائد البھیۃ ص:170)

یہی معمول اِمام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی تھا۔(اخبار ابی حنیفہ ص:93)

سلیمان بن طرخان التیمی رحمہ اللہ تعالیٰ، عامر بن عبد اللہ بن زبیر رحمہم اللہ تعالیٰ اور وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی چالیس سال عشاء کے وضو سے نمازِ فجر پڑھنا منقول ہے۔(حلیۃ الاولیاء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی عبادت زیادہ سے زیادہ کرنے کا شوق نصیب فرمائے آمین۔

حدیث: مسلمان کا گالی دینا بڑا گناہ ہے۔[مسلم، ترمذی]

اِصلاحی مجالس

اخذ و ترتیب
مولانا زین العابدین
صاحب، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَ نَا وَ رَضُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ مَاۡوٰهُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ۝ ﴿یونس: 7،8﴾

”جو لوگ ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اور جو دُنیا پر راضی ہو گئے اور دُنیا پر اطمینان کر کے بیٹھ گئے اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں تو وہ لوگ دوزخ میں جائیں گے اپنے عمل کی وجہ سے۔

ترقّی کا اصل ذریعہ اصل تو یہ آیت کافروں کے بارے میں ہے لیکن کافروں کی ذات کو بُرا کہنا مقصود نہیں بلکہ اُن کے اعمال کو بُرا کہنا مقصود ہے۔ اور یہ عمل اگر مسلمانوں میں بھی پائے جائیں تو اُن کی بُرائی بھی ظاہر ہو جائے گی کیوں کہ مسلمان بھی اگر دُنیا پر راضی ہو جائیں، دُنیا پر مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں، ہماری (اللہ تعالیٰ کی) آیات سے غافل ہو جائیں تو اُن کو بھی دوزخ میں جانا پڑے گا۔ ہمیشہ آخرت کی فکر میں رہنا یہی ترقّی کا ذریعہ ہے۔ اور صرف دُنیا کی فکر میں رہنا اور ہر وقت دُنیا ہی کے متعلق سوچنا یہ غلطی ہے، اِس سے آخرت کی فکر ختم ہو جاتی ہے، گناہوں سے ڈرنا ختم ہو جاتا ہے، نیکی کا شوق ختم ہو جاتا ہے، اِس لئے ہر وقت ہر دم آخرت کی فکر ہونی چاہئے۔

فکرِ آخرت پیدا کرنے کا طریقہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام جان نکالنے کے لئے آجائیں گے تو دُنیا بھر کی نعمتیں دے کر بھی ایک منٹ نہیں ملے گا۔ اب ہمیں وقت ملا ہوا ہے اِس کو غنیمت جانیئے اِس میں آخرت کی فکر کیجئے، آخرت کے بارے میں سوچیے کہ مرنا ہے، قبر میں جانا ہے، قبر میں سوال و جواب ہوں گے، نامۂ اعمال تقسیم ہوگا، جنّت و دوزخ ہوگی اِن باتوں کو سوچنے سے دین کا فکر پیدا ہوتا ہے، نہ سوچیں تو دُنیا کی فکر پیدا ہو جاتی ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

حُبُّ الدُّنۡیَا رَاۡسُ کُلِّ خَطِیۡئَۃٍ

”دُنیا کی محبّت ہر گناہ کی جڑ ہے“۔ [مشکوٰۃ]

اِس لئے دُنیا کی محبّت ہوگی تو گناہ ہی گناہ ہوں گے اور اگر آخرت کی فکر ہوگی تو گناہ سے بچے گا، نیکی کا شوق پیدا ہوگا اور آخرت کی مزید تیاری کرنے لگے گا اور اگر کوئی دُنیا کی باتیں کرنے لگے تو اُسے روک دے کہ دُنیا کی باتیں نہ کرو بلکہ آخرت اور نیکی کی باتیں کرو۔

فکرِ آخرت کے...تین درجے ہیں

1. یہ عقیدہ رکھنا کہ آخرت آنے والی ہے۔
2. آخرت کے لئے عمل کرنا۔
3. ہر وقت آخرت کا فکر لگے رہنا۔

اچھے عمل سے (اللہ تعالیٰ کی) رحمت مل جاتی ہے اور رحمت سے بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ (صدرِ جامعہ)

کافروں میں تو اِن درجوں میں سے کوئی بھی نہیں ہوتا کیوں کہ وہ آخرت کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ مسلمانوں میں عقیدہ تو سب میں ہوتا ہے لیکن اُس کی دُھن اور فکر لگ جائے یہ کم ہوتا ہے۔ جسے آخرت کی دُھن اور فکر لگ جاتی ہے وہ اپنا ذرا سا بھی وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتا اور جب آخرت کی فکر میں لگے گا تو گناہوں سے بچنے کا خیال آئے گا اور پھر گناہوں سے بچنے کی کوشش بھی کرے گا۔

گناہوں سے بچنے کا طریقہ گناہوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ (دینی) کتابیں پڑھ کر یا علمائے کرام سے پوچھ پوچھ کر (دین کا) علم حاصل کرے اور پھر اُس پر عمل کرے۔ عمل کے لئے شیخ (پیر) و علمائے کرام سے مشورہ کرے، کوئی قدم بھی اُن کے مشورہ کے بغیر نہ اُٹھائے۔ اِس سے آخرت بنے گی اور جنّت کا سامان پیدا ہوگا۔

نیکی کے بعد ڈرنا چاہیئے نیکی کر کے بھی ڈرتا رہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو گئی ہو، کہیں پکڑ نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

"نیک لوگ خیرات بھی کرتے ہیں لیکن اُن کے دِل پھر بھی ڈرتے ہیں"۔ ﴿المؤمنون:60﴾

بے خوفی عمل کی کمزوری ہے اگر نیکی کر کے ڈرے نہیں تو یہ بھی عمل کی کمزوری ہے۔ اُس کے اندر آخرت کا فکر کم ہے جو نیکی کرنے کے بعد (اِس بات سے) نہیں ڈرتا کہ میں کہیں پکڑا نہ جاؤں۔ جس شخص میں آخرت کا فکر پورا ہوتا ہے وہ نیکی کر کے بھی ڈرتا ہے کہ کہیں پکڑ نہ ہو جائے۔ اِس کی مثال ایسے ہے کہ آدمی کسی دفتر میں ہو اِطلاع ملے کہ افسر آنے والا ہے، تو ٹھیک کام کرنے والا بھی ڈرتا ہے کہ افسر کوئی غلطی نہ نکال دے۔ ایسے ہی جن لوگوں کے دِلوں میں آخرت کا پورا فکر ہوتا ہے وہ نیکی کر کے بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں کوئی غلطی نہ نکل آئے۔

تو جب ہم دُنیا کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تو آخرت کی تکلیف کیسے برداشت کریں گے۔ (آخرت میں) پکڑ ہو گئی کہ یہ کام کیوں کیا تو کیا جواب دیں گے؟ اِس لئے ابھی سے ایسے کام کریں کہ (آخرت میں) پکڑ نہ ہو۔ اور یہ دُنیا ہی میں کر سکتے ہیں آخرت میں تو کروڑوں روپے دے کر بھی ایک منٹ نیکی کے لئے نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ دین پر عمل کی توفیق دیں۔ آمین۔

جامعہ عبداللہ بن عمر کے پرانے طالب علم جناب ثاقب علی صاحب جو حال میں ماشاءاللہ تعالیٰ عالم باعمل اور مفتی بن گئے ہیں۔ اِن کے والدِ محترم (جناب منیر کیانی صاحب) ایکسیڈنٹ میں شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں آمین۔

ہماری سب سے اہم ضرورت

مدیر
ماہ نامہ علم و عمل
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کی رضا کامل جانا اور جنّت میں بغیر اپریشن (بغیر عذاب) داخلہ ہماری سب سے اَہم اور مقدّم ضرورت ہے جس کے بغیر ہم بے کار ہیں اور ہماری ہمیشہ کی زندگی خراب ہے۔ اگر خدانہ خواستہ کسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگئے تو ہماری دُنیا بھی خراب اور آخرت بھی تباہ۔ اِس لئے غور کیجئے اور سمجھ لیجئے! یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، دُنیا کی زندگی میں ہر شعبہ میں ہمیں یہی دیکھنا ہوگا کہ وہ ہم سے ناراض تو نہیں۔ ہر کام میں اُن کی رضا معلوم ہونی چاہئے وہ کیسے معلوم ہو؟ دِینی مسائل سیکھ کر، علماء سے تعلق مضبوط رکھ کر، مشکل میں مسئلہ کا حل معلوم کیا جانا چاہئے، جب آنکھیں موت کے لئے بند ہوجائیں گی تو پھر دِل کی آنکھیں کھُل جائیں گی مگر اُس وقت پانی سر سے گزر چکا ہوگا۔ ابھی وقت ہے لٰہذا اُلٹی سیدھی کہانیوں کو چھوڑیے صرف اپنے ربّ کو راضی کیجئے، حقوق واجبہ سب ادا کیجئے خواہ وہ حقوق انسانوں کے ہوں یا اللہ تعالیٰ کے ہوں یا جانوروں کے ہوں۔ مقصد اپنا ایک ہی رکھیے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ دُنیا کے جائز کام کرنے سے ناراض نہیں ہوتے۔ بس یہ دیکھئے! دُنیا میں اِنہماک (گھسنا) نہ ہو اور دین کے ضروری اعمال دنیا کی وجہ سے چھوٹتے نہ ہوں کسی کی حق تلفی نہ ہو، دُنیا کے سب ضروری کاموں کے دوران بھی نیّت یہی ہو کہ میرے اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوجائیں اور راضی رہیں۔ اور کوئی ناجائز کام قصداً نہ کیجیے۔ پھر بھی کوئی گناہ ہوجائے تو شرمندگی کا اِظہار کر کے مُعافی مانگیے۔ کچھ بھی ہوجائے بس اپنے مولیٰ (ربّ) کو کسی قیمت پر ناراض نہیں ہونے دینا، اِس کا عزم کیجئے، اسی کے مطابق اَعمال کیجیے اور اُنہی سے مانگتے بھی رہیے، کیوں کہ نہ ہم اُن سے چھپ سکتے ہیں نہ اُن کی حکومت سے باہر جاسکتے ہیں نہ ہم اُن سے مقابلہ کرسکتے ہیں تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ ہم اُن کو راضی رکھ کر چلیں۔ وہ بہت کچھ عنایت فرماچکے ہیں اور مسلسل عنایت فرمارہے ہیں اور انہوں نے اپنے محبوب بندوں کے لئے آخرت میں بے اِنتہا انعامات تیار کر رکھے ہیں پس اُنہی کا دھیان اور اُنہی کی دھن لگا لیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرماویں آمین

ثُمَّ آمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اے مسلمان! ہوشیار رہ کہیں غیر مسلم تجھے اپنے مقصد کے لئے اِستعمال نہ کر رہے ہوں۔ (مدیر)

کشکول

قارئینِ کرام کے مراسلات سے مزیّن

اللہ تعالیٰ ہی فریاد پوری کرتا ہے

نماز میں ایک ایسی دُعا ہے:

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿الفاتحہ:4﴾

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں"۔

اس دُعا سے ایک پیدا ہونے والا بچّہ اور ایک موت کی آغوش میں جانے والا بوڑھا جس کو زندگی کے چند لمحات میسّر ہوں کوئی مبرّا (خالی) نہیں اور یہ ہر وقت کی حاجت وضرورت ہے۔

"اے اللہ! میں عاجز ہوں میری مدد فرمائیے"۔

یہ اِحساس انسان کی زندگی سے دور ہو ہی نہیں سکتا، ہر معاملے میں ہم عاجز ہیں، روپیہ پیسہ، عزّت، مقام ومرتبہ سب کچھ موجود ہے پیٹ میں درد ہو جائے تو وہ عاجزِ محض ہے اور سوائے ربّ تعالیٰ کی عنایت کے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ہر شعبۂ زندگی میں اپنے کو عاجز سمجھنا اور اللہ تعالیٰ کی مدد چاہنا ضروری ہے۔ نفس وشیطان سے بچانا اور اپنے احکامات کی بجا آوری کی توفیق دینا سب انہیں کے فضل سے ہے۔

(**مرسلہ**: عبدالمجید سلطانی، لاہور)

سات آدمی عرش کے سایہ میں

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دِن سات آدمی عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دِن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا:

1 امام عادل یعنی منصِف بادشاہ 2 وہ جوان جس نے جوانی عبادت میں لگائی 3 وہ شخص جس کا دِل مسجد میں لگا رہے 4 وہ دو بندے جو اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبّت رکھیں اسی پر جمع ہوں اسی پر جُدا ہوں 5 وہ شخص جس کو حسین وجمیل عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (یعنی گناہ نہ کرے) 6 وہ شخص جو داہنے ہاتھ سے اس طرح صدقہ دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو 7 وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کے آنسو بہہ آئیں۔ [بخاری]

(**مرسلہ**: محمد نعیم صدیقی، رحیم یار خان)

عہدوں کی دوڑ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عنقریب تم عہدوں کی دوڑ میں کود پڑو گے حالاں کہ یہ قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگا، دودھ دینے والا اور لذّت بخش عہدہ بہت اچھا لگتا ہے لیکن جب یہ عہدہ چھن جاتا ہے اور دودھ کا تھن منہ سے نکل جاتا ہے تو اتنا ہی بُرا لگتا ہے۔

[مشکوٰۃ ص:320، بحوالہ بخاری]

کیا حاصل اور کیا فائدہ ایسی لذّتوں کا جن کے بعد حسرتوں کا سامنا کرنا پڑے"۔

(**مرسلہ**: اُمِّ قانتہ، لاہور)

حدیث: جس طرح باپ کا تجھ پر حق ہے ایسا ہی تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے۔ [طبرانی]

کلماتِ شکر

مولٰنا محمد طیّب الیاس صاحب، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہر آن ہر لمحہ ہر انسان مرد وعورت جنّ وانس پر برس رہی ہیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وقت زُبان پر ربّ تعالیٰ کے شکر کے کلمات ہوں تاکہ اِن نعمتوں میں اضافہ ہو، یہ نعمتیں باقی رہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارا ربّ ہم سے راضی وخوش ہو جائے۔

ذیل میں قرآن وسنّت سے شکر کے چند کلمات ذکر کیے جاتے ہیں:

1 رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ﴿النمل:19﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ہے:

"اے میرے ربّ! آپ مجھے اِسی پر قائم رکھیے کہ میں آپ کی نعمت کا شکر ادا کرتا رہوں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے آپ راضی ہوں اور آپ مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں داخل رکھیے"۔

2 اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ۔ [ترمذی 178/2]

"اے اللہ! میں آپ کی نعمت پر شکر گزاری مانگتا ہوں اور آپ کی عبادت کو بہ حسن وخوبی ادا کرنے کا طالب ہوں"۔

3 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ۔ [حوالہ بالا 201/2]

"اے اللہ! تو مجھے ایسا بندہ بنادے کہ میں تیرا خوب شکر ادا کروں، تجھے کثرت سے یاد کروں اور تیری نصیحت مانوں اور تیرے حکم کو یاد رکھوں"۔

4 اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ زِنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَعَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ۔ [ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب التسبیح بالحصٰی]

"اے اللہ! میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں جتنا آپ کے عرش کا وزن ہے اور اتنا شکر ادا کرتا ہوں جتنی آپ کے کلمات کی سیاہی ہے (قرآن پاک میں ہے سات سمندر خشک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم ہونے کو نہ آئیں) اور جتنی آپ کی مخلوقات ہے (یعنی انسان، جانور، چرند، پرند، درخت، پتھر، جمادات، نباتات وغیرہ) اور میں اتنا شکر ادا کروں جس سے آپ راضی ہو جائیں"۔

5 اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مَلِیًّا عِنْدَ طَرْفَةِ کُلِّ عَیْنٍ وَ تَنَفُّسِ نَفْسٍ۔ [کنز العمّال 223/2]

"اے اللہ! آپ کی تعریف اور آپ کا شکر ہے ہر آنکھ جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت"۔

6 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا۔ [جامع صغیر للسیوطی ص 56]

"اے اللہ! مجھے نہایت شکر گزار بندہ اور اعلیٰ درجہ کا صبر کرنے والا بنا دے"۔

7 رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَکَّارًا لَّکَ ذَکَّارًا لَّکَ رَھَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا۔ [مستدرکِ حاکم 520/1]

"اے میرے ربّ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا بہت شکر کروں، تجھے بہت یاد کروں، تجھ سے بہت ڈروں، تیری اعلیٰ درجہ کی فرماں برداری کروں، تجھ ہی سے سکون پانے والا اور (تیری طرف) آہ و زاری کے ساتھ متوجّہ ہونے والا ہو جاؤں"۔

8 اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَّعَ دَوَامِکَ وَخَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَهٗ دُوْنَ مَشِیْتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا یُرِیْدُ قَائِلُهٗ اِلَّا رِضَاکَ۔ [کنز العمّال 223/2]

"اے اللہ! آپ کا شکر ہے ایسا شکر کہ جب تک آپ ہیں اُس وقت تک وہ شکر جاری رہے اور جس طرح آپ ہمیشہ سے ہیں اسی طرح وہ شکر بھی ہمیشہ رہے، آپ کی مشیّت (چاہت) کے آگے جس کی کوئی انتہاء نہ ہو اور آپ کی ایسی حمد و شکر کرتا ہوں جس کے کہنے والے کو سوائے آپ کی رضا کے کچھ اور مطلوب نہیں"۔

9 اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا۔ [مصنّف ابن ابی شیبہ 68/6]

"اے اللہ! ہمیں اپنی نعمت کا شکر گزار اور اِن پر تعریف کرنے والا اور اس کا قبول کرنے والا بنا دے اور ہمارے اوپر اپنی نعمت پوری فرما دے"۔

10 اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ [مستدرکِ حاکم، مسندِ احمد]

"اے اللہ! ہماری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر"۔

قرآن و حدیث کے یہ شکر کے بابرکت کلمات روزانہ کم از کم ایک مرتبہ پڑھیے اور اِس کی عادت تو ضرور ڈالیے کہ ہر وقت زبان پر

11 اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّهٗ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّهٗ [مناجاتِ مقبول]

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "یا اللہ! تیرا شکر ہے" جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا شکر گزار بندہ بنا دے۔ آمین

دولت، حکومت اور مصیبت میں انسان کی عقل کا امتحان ہوتا ہے۔ (از اقوالِ حکماء)

عظیم سعادت

مولانا سعید قاسم صاحب، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کرنے والے ہیں“۔ (الحجر:)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ایک نظام یہ طے فرمایا ہے کہ اِس کو زبانی یاد کرنا آسان کر دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو یاد کرنے کے لئے“۔ (قمر:)

رابطہ عالمِ اسلامی کی رپورٹ ہے کہ دُنیا بھر میں 75 لاکھ حفّاظِ کرام ہیں۔ (منقول از مولانا حسن جان صاحب شہید)

یہ قرآن کریم ہی کا معجزہ ہے کہ مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور معمولی ذہن کے بچوں کو بھی پورا قرآن یاد ہو جاتا ہے جب کہ بڑے سے بڑے ذہین فطین لوگ بھی اپنی زبان میں لکھی پچاس صفحوں کی ایک معمولی کتاب کو بھی یاد نہیں کر سکتے۔

لہٰذا جب تک قرآن کریم دنیا میں موجود رہے گا تب تک قرآن کو سیکھنے سکھانے والے، حفظ کرنے اور حفظ کرانے والے اور تعلیمِ قرآن کے اِدارے بھی موجود رہیں گے۔ ترمذی شریف کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حفظِ قرآن اور اس پر عمل کی برکت سے حافظِ قرآن جنت میں داخل ہوگا مزید اُس کے گھرانے کے ایسے دس آدمیوں کے متعلق اُس کی سفارش قبول ہوگی جن کے لئے جہنم میں جانا واجب ہو چکا ہوگا۔ لہٰذا قرآن کریم کو یاد کرنا ایک عظیم سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

بقیہ... وطنِ اصلی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب شہید ہوتے تھے فرمایا کرتے تھے:

فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ ”ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا“، اِس طرح کئی مجاہدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خوشی کے واقعات بیان کیے گئے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ ہمیں جانے سے پہلے ڈر لگتا ہے۔

ان تابعی بزرگ نے فرمایا بات یہ ہے کہ آبادی سے ویرانے میں کوئی نہیں جانا چاہتا اور ویرانہ سے آبادی میں جانا چاہتے ہیں، ان لوگوں نے آخرت کو آباد کیا ہوا تھا دنیا کو ویران کیا ہوا تھا ویرانے سے آبادی میں جانے کو دل چاہتا تھا اور ہم لوگ نے آخرت کو برباد کیا ہوا ہے دنیا کو آباد کیا ہے آباد کی ہوئی جگہ دنیا سے برباد کی ہوئی جگہ کون جانا چاہے گا؟ اِس لئے ہمارا مرنے کو دل نہیں چاہتا۔ فرماتے ہیں کہ اگر صحیح طور پر آخرت کی فکر سوار ہو جائے تو جوں جوں وقت قریب آتا ہے خوشی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ اللہ والے موت کو محبوب رکھتے ہیں کیوں کہ اُنہوں نے آخرت کو آباد کیا ہے موت کے وقت اور آخرت کی تیاری کر رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آخرت کی تیاری کی فکر عطا فرمائیں جو ہمارا اصلی گھر ہے۔ آمین یارب العلمین

بقیہ...فہمِ قرآن

اللہ تعالیٰ کے ولی کی بے اَدبی کا انجام ’’بھاگل پور‘‘...صوبہ بہار میں مشہور مقام ہے، شیخ العرب والعجم حضرت مولٰنا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ (تقسیم سے پہلے) وہاں تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے، اس وقت لیگ اور کانگریس کا بڑا زور تھا۔ ان بہاریوں نے کہا ہم تمہاری تقریر نہیں سُنتے۔ فرمایا: ٹھیک ہے! نہ سنو مگر میں اپنے دوستوں کو مل تو لوں۔ اسٹیشن پر حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی داڑھی پر انہوں نے شراب ڈالی۔ آج بہاری ذلیل ہو رہے ہیں یہ اُس اللہ تعالیٰ کے ولی کی ناقدری کا نتیجہ ہے۔ نہ بنگلہ دیش اِن کو برداشت کرتا ہے اور نہ پاکستان۔ نظریات کا اِختلاف ہوتا رہتا ہے وہ کرو لیکن توہین کا کیا مطلب ہے۔ تو بہاریوں نے اللہ تعالیٰ کے ولی کی داڑھی میں شراب ڈالی تھی آج دربدر اور ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی فراست اُصولی طور پر حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ تقسیمِ ملک کے قائل نہیں تھے، وہ سمجھتے تھے کہ اِس میں بہت ساری خرابیاں ہوں گی اور حقیقت ہے کہ دس سال کے بعد تمہیں بھی اِقرار کرنا پڑے گا۔ جس وقت پاکستان بن گیا مولٰنا مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مولٰنا ابوالکلام آزاد مرحوم نے رفیع احمد قدوائی کو نمائندہ بنا کر محمد اسماعیل نواب آف چھتاری کے پاس بھیجا، یہ اُس وقت ہندوستان میں مسلم لیگ کے بہت بڑے لیڈر تھے، ’’کہ تم مقصد جیت گئے اور ہم ہار گئے مگر ایک بات ہماری مان لو کیوں کہ وہاں تک ہماری رسائی نہیں ہے اور تم صوبہ کے امیر ہو اس واسطے ہماری بات وہاں تک پہنچا دو کہ دہلی تک رقبہ لینا اور بنگال نہ لینا یہ تمہارے ساتھ تیس سال بھی نہ رہے گا‘‘۔ جو بزرگوں نے کہا تھا وہ اسی طرح حقیقت ثابت ہوا ہے۔

اُن کا وہ خطبہ جو اُنہوں نے سہارن پور میں دیا تھا میں اُس خطبہ میں موجود تھا، اپنے کانوں سے تقریر سُنی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ ’’ہندوستان میں مسلمانوں کی خیر نہیں اور پاکستان میں اِسلام نہیں ہوگا‘‘۔ جو فرمایا حق فرمایا وہی کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔

تلاوت کی فضیلت

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’ہر مسلمان مرد و عورت کا جنّت میں ایک وکیل ہے، جب وہ تلاوت کرتے ہیں تو وہ اُن کے لئے محلّات تعمیر کرتا ہے اور اگر تسبیح کرتے ہیں تو اُن کے لئے درخت لگاتا ہے اور اگر وہ اِس کام سے رُک جاتے ہیں تو وہ بھی رُک جاتا ہے‘‘۔ [کنزالعمّال] دیکھیے! قرآن پاک اور ذکر اللہ کی کس قدر فضیلت وارد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی اور ذکر کرنا نصیب فرمائے۔ آمین

مرسلہ
مولٰنا محمد عمر فاروق صاحب
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

سرمایۂ پاکستان

حضرت مولٰنا عبدالرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ

از مدیر ماہ نامہ
علم وعمل لاہور

حضرت مولٰنا عبدالرحمٰن اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسی شخصیت کے لئے مجھ جیسے شخص کا کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے۔ مگر کیا کروں محبّت نے ایسا اظہار کر دکھایا کہ چھپنے کے لئے تیار رسالہ روک کر چند سطریں حضرت اشرفی صاحب کے متعلق لکھنے کی ہمت کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مضمون حضرت اشرفی صاحب کے ایصالِ ثواب میں اور عامۃ الناس کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہو اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ولادت: 1933ء امرتسر شہر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: اپنے والدِ محترم حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں مکمل درسِ نظامی پڑھا اور جامعہ اشرفیہ سے 1955ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

اولاد: آپ کی اولاد چار بیٹے اور چار بیٹیاں، چاروں بیٹے حافظ قاری عالم ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک داماد فوت ہو چکے ہیں۔ مولٰنا احمد حسن صاحب حضرت کے سب سے بڑے بیٹے حافظ، قاری، عالم اور نہایت خوش مزاج اور معتدل مزاج ہیں جنہوں نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

خدمات: (1) 55 سال ماشاء اللہ تعالیٰ جامعہ اشرفیہ میں پڑھایا۔ (2) تقریباً دو سال پاکستان بیت المال کے چیئرمین بھی رہے۔ (3) تقریباً 21 سال جامعہ اشرفیہ میں بخاری شریف جلدِ ثانی پڑھائی۔ (4) اندرون و بیرون ملک ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ان کے شاگرد و متعلقین ہیں۔ (5) نکات القرآن 3 جلدوں میں تالیف فرمائی (6) ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں مکمل قرآن کریم کا درس دیتے تھے (7) مسجدِ حسن کی ابتداء سے ہی (تا وفات) آپ نے خطابت فرمائی (8) ہزاروں لوگ حضرت سے فیض یاب ہوئے (9) حضرت نے امّت کے لئے دُعاؤں کو وظیفہ بنا رکھا تھا

خاص خصوصیات: (1) حضرت مولٰنا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، اور زندگی بھر اُن کی دُعائیں لیتے رہے۔ (2) نماز باجماعت پڑھنے کی زندگی بھر نہ صرف زبان سے تاکید و تلقین کرتے رہے بلکہ ساری زندگی تکبیرِ اُولیٰ کا ماشاء اللہ تعالیٰ عملی اہتمام فرماتے رہے۔

(3) سرمایۂ پاکستان اس حوالہ سے بھی ہیں کہ زندگی بھر لوگوں میں جوڑ پیدا کرنے کی جد جہد میں

اِصلاحِ قلب و اِصلاحِ اعمال، اَقوال، اَفعال بہت ضروری ہے۔ (مدیر)

مصروف رہے ہر نشست و برخواست اور ہر مجلس و جلسہ میں حضرت کی کوشش ہوتی تھی کہ اُمّت میں جوڑ پیدا کرنے کی راہیں ہموار ہوں۔ نجی ملاقاتوں میں بھی علماء وطلباء وخطباء حضرات سے یہی تلقین کیا کرتے تھے۔ 4 انتہائی خوش مزاج اور نہایت با اَخلاق شخصیت تھے، کوئی شخص ناخوش گوار بات بھی کرتا تو نہایت اَحسن طریقہ سے خوش مزاجی میں جواب دیتے تھے کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ 5 نہایت حاضر دِماغ اور حاضر جواب تھے اور جواب بھی مدلل ہوتا اور کسی کی دِل شکنی بھی نہ ہوتی اور حوصلہ افزائی بھی دل لگی بھی فرمادیا کرتے تھے۔ 6 محبّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم اِنتہائی درجۂ عشق میں رکھتے تھے اور درود شریف بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے جب آقا علیہ السلام کا نام نامی اسمِ گرامی آتا تو اَشک بار اور آب دیدہ ہوجاتے۔ 7 مولٰنا اشرفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تکیۂ کلام میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہوتا تھا اکثر اوقات ''یا اللہ خیر''، ''یا اللہ تیرا شکر'' وغیرہ فرمایا کرتے تھے۔ اور کسی کے لئے دُعا دیتے وقت اکثر یہ فرمایا کرتے تھے ''یا اللہ غیب سے مدد فرما''۔ 8 اندازِ بیان وگفتگو اِسی طرح خطابت ومناظرہ وغیرہ نہایت آسان عام فہم اور عقلی دلائل سے مزیّن ہوتا۔ دوسرے کو قائل کرنے میں ماہر (اسپیشلسٹ) تھے۔ صوفیانہ، ادیبانہ، محقّقانہ گفتگو ہوا کرتی تھی۔ 9 گھنٹوں کی باتیں منٹوں میں حل فرمالیا کرتے تھے اور دوسرے کو لاجواب کردیا کرتے تھے، کوئی بات کرتا تو چلتے ہوئے رُک جاتے اِس طرح اگلے کی بات کو خوب اہمیت دیتے۔ 10 فنائیت اور تواضع کے پیکر تھے اپنی باتوں کی بجائے اَسلاف واَکابرین اور اپنے اَساتذہ کی باتیں کیا کرتے تھے۔ نہایت علمی شخصیت تھے اور اہلِ علم کی مجلس کو خوب گرمادینے اور ہنسادینے والے تھے۔

وفات: ۱۷/ صفر ۱۴۳۲ھ ہجری بمطابق 22 / جنوری 2011ء بعد از نمازِ مغرب بروز شنبہ (ہفتہ) ڈاکٹر ہسپتال میں اِنتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ 0

اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو جنّت کا باغ بنادیں اور ہماری طرف سے باعزّت ان کی مہمانی فرماویں اور درجات بلند فرمائیں امین ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بھی ایمان پر فرمائیں امین قارئینِ کرام سے ان کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِنہیں جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں آمین ثم آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

حضرت اشرفی صاحب کے اساتذہ کرام: جامعہ اشرفیہ کے بانی حضرت مولٰنا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ شیخ المشائخ جامع المعقول والمنقول حضرت مولٰنا رسول خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ شیخ التفسیر وشیخ الحدیث حضرت مولٰنا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مولٰنا ضیاء الحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مولٰنا غلام محمد جالندھری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مولٰنا مفتی محمد جمیل احمد تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اور آپ کے بڑے بھائی حضرت مولٰنا عبید اللہ قاسمی المفتی صاحب مدظلہ العالی (مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور)۔ اللہ تعالیٰ ہم پر حضرت مہتمم صاحب کا سایہ قائم رکھیں اور بوقتِ موت اُن کا اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائیں آمین۔

خوش مزاجی کی ایک مثال: حضرت مولٰنا اشرفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خوش طبعی صرف اپنے دوستوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ عام ملنے والے شخص سے بھی خوش مزاجی وخوش طبعی فرمایا کرتے تھے مثلاً ایک صاحب نے کہا کہ حضرت دیسی مرغی کھایا کریں حضرت نے فرمایا کہ میں دیسی انڈا کھاتا ہوں وجہ بھی بتائی کہ مَطلَب کہ مرغی کا سارا زور تو انڈے میں ہوتا ہے۔

خلافت: حضرت اشرفی صاحب کو دو بزرگوں سے اجازتِ بیعت بھی حاصل تھی ایک حضرت مولٰنا رسول خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دوسرے حضرت مولٰنا فقیر محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے۔

جنازہ کی جھلکیاں: راقم نے جامعہ کے بعض ذِمّہ داران سے گزارش کی تھی کہ جنازہ میں شرکاء زیادہ ہوں گے لہٰذا میّت کو مزید آگے قبلہ کی طرف رکھا جائے جواب ملا کہ مولٰنا ادریس کاندھلوی صاحب کا بھی تو جنازہ ہو گیا تھا۔ بہرحال آج کل ذرائع ابلاغ بہت زیادہ اور تیز تر ہیں تاہم ایسا ہی ہوا کہ جوں جوں ظہر کا وقت قریب آتا گیا جامعہ اشرفیہ بھرتا گیا ایک بجے کے بعد جامعہ اشرفیہ میں قدم رکھنے کی جگہ نہ رہی (نمازِ جنازہ کے لئے) لوگوں کا جمِّ غفیر (ازدحام اور رش) اس قدر بڑھ گیا تھا کہ چھتیں بھی بھر گئیں پھر نہر کے گیٹ سے چوہدری ظہور الٰہی روڈ پر صفیں بننا شروع ہو گئیں۔ ایک محتاط اندازہ میں شرکاء نمازِ جنازہ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔

تدفین: اچھرہ والے شیر شاہ قبرستان میں ماشاء اللہ تعالیٰ حضرت اشرفی صاحب کو تدفین کے لئے بہت اچھی جگہ مل گئی۔ حضرت مولٰنا شاہ جلیل احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر کو رحمتوں، برکتوں اور انوارات سے بھر دیں آمین

ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِینَ۔

حضرت اشرفی صاحب کے ہاتھ سے لکھی ہوئی طلبہ کو نصیحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں طلباء کرام کو جو دورہ حدیث سے اس سال فارغ ہو کر جا رہے ہیں صرف یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ علماء کرام امت میں اتحاد اور جوڑ پیدا کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں آج امت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ یہی باہمی انتشار اور افتراق ہے۔ بقول علامہ ابن جوزیؒ کہ شیطان کے عظیم کارناموں میں صرف ایک عظیم کارنامہ یہی کافی ہے کہ اس نے امت مسلمہ میں اختلاف اور باہمی رنجشیں کلفتیں پیدا کی ہیں۔

طلبہ کرام! میں اپنے اکابر اور مشائخ کے حوالہ سے اس اتحاد کا مجرب نسخہ پیش کرتا ہوں اس پر ضرور ہی توجہ دیں۔ اتحاد کی جڑ تواضع ہے اگر یہ صفت پیدا ہو گئی تو پھر اتحاد کا راستہ کھل جائے گا۔ میرے والد بانی جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کا یہ قول لوح قلب پر نقش کر لیں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ امت میں جوڑ پیدا کرنے والے تو ہی بننا توڑ پیدا کرنے والے نہ بننا۔ اللہ جل شانہ ہمارے دلوں سے کینہ بغض اور حسد سے پاک فرما کر آپس میں اخوت محبت اور پیار عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ احقر اور اہل خانہ کے حق میں حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔ جزاک اللہ

احقر (مولانا) عبد الرحمن اشرفی

نفس کو ہمیشہ شریعت کا قیدی بنا کر رکھنا چاہئے کبھی آزادی نہ دے۔ (حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

مولٰنا محمد شریف صاحب، لاہور

نام و نسب: نام مصعب، کُنیت ابو محمد، والد کا نام عمیر اور والدہ کا نام حناس بنتِ مالک۔

ابتدائی حالات: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرّمہ کے ایک نہایت حسین نوجوان تھے اُن کے والدین اُن سے شدید محبّت کرتے تھے۔ مال دار ہونے کی وجہ سے اُنھوں نے اپنے لختِ جگر کو نہایت ناز و نِعم سے پالا تھا۔ چناں چہ اعلیٰ سے اعلیٰ پوشاک اور عمدہ سے عمدہ خوش بو جو اُس زمانہ میں میسر آ سکتی تھی آپ استعمال فرماتے تھے۔ [طبقات ابن سعد ج 1]

قبولِ اسلام: اللہ تعالیٰ نے حسن ظاہری کے ساتھ ساتھ آئینۂ دِل کو بھی نہایت صاف و شفاف بنایا تھا۔ توحید کی صدا نے شرک سے نفرت دلائی تو آپ نے آستانۂ نبوّت پر حاضر ہو کر اِسلام قبول کرلیا یہ وہ زمانہ تھا کہ آپ ابھی تک دارِ ارقم میں پناہ گزین تھے اور مسلمانوں پر مکّہ کی سرزمین تنگ ہو رہی تھی۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ تک اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا اور چھپ چھپ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے لیکن جوں ہی والدہ کو پتہ چلا تو ساری محبّت یکسر نفرت میں بدل گئی اور حضرت مصعب کو گھر سے علیحدہ کر کے قید کر دیا۔

ہجرتِ حبشہ: ایک عرصہ تک قید و بند کے مصائب برداشت کرنے کے بعد بالآخر وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور سرزمینِ حبشہ کی راہ لی، پھر ایک مدّت کے بعد حبشہ سے واپس مکہ آئے۔ [طبقاتِ ابنِ سعد ج ا]

اشاعتِ اسلام اور تعلیمِ دین:

جب خورشیدِ اِسلام کی شعاعیں فاران کی چوٹیوں سے گزر کر وادیِ یثرب تک پہنچیں اور مدینہ منوّرہ کے ایک معزّز طبقہ نے اِسلام قبول کرلیا تو اُن کی تعلیم و تربیّت کے لئے نبی علیہ السلام نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرما کر مدینہ منوّرہ کی جانب روانہ فرمایا۔ [طبقاتِ ابنِ سعد ج 3]

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منوّرہ پہنچ کر حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں رہنے لگے اور گھر گھر قرآن کی تعلیم اور اسلام کی خدمت سرانجام دینے لگے۔ قبیلہ بنی الاشہل کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کو اپنے محلّہ سے نکال دو کیوں کہ یہ ہمارے لوگوں کو گم راہ کرتا ہے۔ لیکن حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی نرم گفتگو سے اور اِسلام کی خوبیاں اُن کے سامنے بیان کرنے سے ... پہلے تو حضرت اُسید رضی اللہ عنہ نے اِسلام قبول کرلیا اور پھر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی اِسلام قبول کرلیا، چوں کہ وہ قبیلہ کے

سردار تھے اِس لئے بنی الاشہل کے سارے لوگ اِسلام میں داخل ہو گئے۔[سیرتِ ابنِ ہشام ج 1]

ہجرتِ مدینہ: یکم ربیع الاوّل کو نبی ﷺ سے بارہ دن پہلے مستقل طور پر ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ روانہ ہوئے۔[طبقاتِ ابنِ سعد]

غزوات: غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے، بدر میں مہاجرین کا عَلَم (جھنڈا) ہاتھ میں تھا۔ اِسی طرح اُحد میں بھی علم برداری کا شرف اِن ہی کو ملا۔

فضل و کمال: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نہایت ذہین، خوش مزاج اور خوش بیان تھے۔ مدینہ منوّرہ میں نمازِ جمعہ کی ابتداء اِن ہی کی تحریک (کوشش) سے ہوئی اور یہی سب سے پہلے اِمام مقرر ہوئے۔[طبقاتِ ابنِ سعد ج 3]

شہادت: غزوۂ اُحد میں جب مسلمان اچانک منتشر ہو گئے اور بڑا نازک وقت تھا تو اُس وقت حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اکیلے مشرکین کے نرغہ میں ثابت قدم رہے، مشرکین کے شہہ سوار ابنِ قُمہ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا جس سے داہنا ہاتھ شہید ہو گیا لیکن فوراً بائیں ہاتھ میں عَلَم (جھنڈا) پکڑ لیا پھر دوسرا وار کیا تو بایاں ہاتھ بھی شہید ہو گیا لیکن عَلَم (جھنڈا) کو سینے سے چمٹا لیا پھر اُس نے نیزہ مارا جس سے شہید ہو گئے لیکن عَلَم (جھنڈا) اُن کے بھائی نے اُٹھا لیا یوں ناز و نعم سے پلے ہوئے نوجوان کی شہادت ہوئی۔ عمر تقریباً چالیس سال تھی۔ کفن صرف ایک چادر تھی جس سے سر چھُپایا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں چھُپاتے تو سر کھُل جاتا، بالآخر سرکارِ دوعالم کے حکم سے چادر سے چہرہ چھُپایا گیا اور پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈالی گئی۔[بخاری باب غزوۃ اُحد ص 578]

تجہیز و تکفین کے موقع پر آپ ﷺ نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ "قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزِ قیامت تک جو کوئی اِن پر سلام بھیجے گا وہ اُس کا جواب دیں گے"۔

[طبقاتِ ابنِ سعد ج 3]

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بندہ کے لئے اَعمال میں 10 باتوں سے
پرہیز ضروری ہے

1. دِکھلاوے سے
2. منافقت (اور کھوٹ) سے
3. ملاوٹ سے (یعنی نیّت خالص ہو)
4. اِحسان جتلانے سے
5. اذِیّت و تکلیف سے
6. ندامت اور شرمندگی سے
7. عُجب یعنی نفس کے پھولنے سے
8. حسرت اور افسوس سے
9. تہاون یعنی عمل کو ہلکا سمجھنے سے
10. لوگوں کی ملامت کے خوف سے

منہاج العابدین از امام غزالی ص:303

حدیث: اے سعد! پاکیزہ کھانا کھایا کرو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔[طبرانی]

کُرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

یکے از تلامذہ حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

سوال: جو شخص قیام (کھڑے ہونے) پر قادر نہ ہو لیکن باقاعدہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو تو کیا ایسے شخص کے لئے فرض نماز کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز میں قیام (کھڑا ہونے) پر قادر نہیں، البتہ رکوع و سجدہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں اگر وہ زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہو تو اُسے زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہئے، بلا وجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور اس صورت میں مذکورہ معذور کے لئے باقاعدہ جھک کر رکوع کرنا اور زمین، تخت وغیرہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، محض اشارے سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز نہیں ہوگی، اور اگر وہ زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھنے پر قادر نہ ہو، بلکہ عُذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر پڑھ رہا ہو لیکن سجدہ پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں: (1) اگر وہ زمین پر اُتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔ (2) اگر وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لیکن کرسی کے محاذات (برابر) میں تختہ یا میز وغیرہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے، البتہ اس میں یہ بات ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ یعنی تقریباً نو انچ سے کم کم اُونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور چوں کہ یہ شخص رکوع و سجدہ پر قادر ہے، لہٰذا اس کے لئے محض اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ البتہ جو شخص باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سر ٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہی نہیں، بلکہ وہ تخت وغیرہ پر سر رکھے بغیر محض اشارہ سے سجدہ کرے گا اور اس کا سجدہ ادا ہو جائے گا لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔

ماخذ تبویب بتصرف 313/23 امداد الفتاویٰ 378/1، 380، احسن الفتاویٰ 88/4

بعض لوگ ذراسی تکلیف ہونے سے کرسی پر نماز پڑھنے لگتے ہیں جس کی شرعاً معذوری کے علاوہ ہر ایک کو اجازت نہیں

نفس کی شرارت

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک شخص میرے پاس کسی بات کے لئے تعویذ لینے آئے، میں نے اُن سے کہا دُعا کرو میں بھی دُعا کروں گا، کہنے لگے کہ ہماری زبان اِس قابل کہاں ہے؟ میں نے کہا کلمہ بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟ آپ کی زبان کلمہ کے قابل تو ہے اور کلماتِ دُعائیہ کے قابل نہیں اور میں نے کہا کہ ایمان افضل ہے یا دُعا؟ جب ناپاک زبان سے ایمان کا کلمہ پڑھ لیتے ہو تو پھر دُعا میں کیوں عُذر کرتے ہو؟ کلمہ میں کیوں نہیں عُذر کیا کہ ہماری زبان اس قابل کہاں؟ پھر فرمایا بس کچھ بھی نہیں شیطان نے راہ مارا ہے کہ نفس آرام چاہتا ہے اور دُعا میں تکلیف ہے اِس لئے صرف تعویذ طلب کرتے ہیں کہ ایک بار لے کر بے فکر ہو جاتے ہیں اور جو کچھ پڑھنے کو بتلاؤ اُس کو نہیں کرتے، ظاہر میں یہ بات تواضع کی ہے کہ ہم اس قابل کہاں ہیں مگر واقع میں نفس کی شرارت ہے۔

وعظ ''الصلوٰۃ'' فضائلِ صوم وصلوٰۃ ص:36

بجا فرمایا

ختمِ رُسل کے بعد پیمبر غلط غلط
نازل ہو اب کتاب کسی پر غلط غلط
ہے باعثِ نجات فقط مصطفیٰ ﷺ کی ذات
ہو اور کوئی شافعِ محشر غلط غلط
نشہ یہ معرفت کا کہیں سے نہ مل سکا
تجھ سا ہو کوئی ساقیٔ کوثر غلط غلط
ہاں ہاں ہزار بار بپا ہوں قیامتیں
اُٹھے گا تیرے در سے میرا سر غلط غلط
میں اور عدوِّ دین کی سنوں پھر بھی چُپ رہوں
گردن بھی ہو تہِ خنجر غلط غلط
ہاں ہر قدم پر خوفِ خدا بجا بجا
غیر از خدا کسی کا کوئی ڈر غلط غلط

سیّد امین گیلانی مرحوم

تلاوت باعثِ رحمت ومغفرت

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن کے شروع میں قرآن مجید ختم کرتا ہے فرشتے شام تک اُس شخص کے لئے اِستغفار کرتے ہیں اور رحمت کی دُعا کرتے ہیں اور اگر شام کو قرآن شریف ختم کرے تو دِن بھر اُس شخص کے لئے اِستغفار اور رحمت کی دُعا کرتے ہیں''۔ [جامع صغیر]

مرسلہ: مولانا محمد عمر فاروق صاحب

عورتوں کو غیروں کی تقلید سے بچنا چاہیئے

کدھر جا رہی ہو؟

ایک عرب خاتون **بنتِ عمر** نے اسکول میں سورج گرہن کے موقع پر لڑکیوں سے ایک پُردرد جھنجوڑ دینے والا خطاب کیا جس کے چند اِقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔

اِسلام نے عورتوں کے لئے ہر اُس چیز کی ضمانت دی ہے جس کی اُسے خواہش ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ جس کی وہ تمنّا رکھتی تھی، لیکن عورت نے کیا کیا؟ وہ اِدھر اُدھر گھوم پھر کر کسی اور ہی نظام کی تلاش میں سرگرداں ہے جس کی وہ پیروی کر سکے۔ مسلمان عورت نے مغرب کی عورت کو دیکھا کہ وہ زیادہ ترقّی یافتہ ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اِس عورت کی نظر میں

ترقّی یافتہ ہونے کا کیا معنیٰ و مفہوم ہے؟

مسلمان عورت نے اس دین کے بارے میں کچھ نہ سوچا جس کی وہ عورت پیروکار ہے۔ **مسلمان عورت** نے اس بدبختی کے بارے میں قطعاً نہ سوچا جس میں مغربی عورت زندگی بسر کر رہی ہے۔ **مسلمان عورت** نے اُس انجام کے بارے میں بالکل نہ سوچا جو قیامت کے دِن مغربی عورت کے انتظار میں ہے۔ **مغربی عورت** پردہ اور حجاب نام کی کسی چیز کو جانتی ہی نہیں، وہ بے پردہ ہو کر خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے اور بن سنور کر مردوں کے ساتھ اُٹھتی بیٹھتی، چلتی پھرتی اور مردوں کے شانہ بہ شانہ کام کرتی ہے اور شکل وصورت اور چال چلن میں مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہے۔ وہ اپنا وقت دِل بہلانے اور لہو ولعب میں گزارتی ہے، وہ بے حیائی کے اڈّوں اور بازاروں میں دیوانہ وار پھرتی ہے اور طرح طرح کے اَخلاق سوز مناظر اور گندی باتیں سُنتی ہے، اُس نے اپنے ناخن لمبے کئے ہوئے ہیں، بالوں کا رنگ بدلا ہوا ہے، وہ بالوں کو کبھی کوئی کبھی کوئی سا رنگ دے لیتی ہے اور کبھی کوئی سا۔ وہ تنگ اور چُست مختصر سا برہنہ یا نیم برہنہ لباس پہنتی ہے۔ وہ اپنے آپ اور شکل وصورت اور بے حجابی کے ساتھ فتنہ خیزی کا سامان پیدا کرتی ہے۔

اے مسلمان عورت! یہ بتا آخر تو نے کیا کیا؟ اے قرآن کریم پڑھنے اور محمد عربی ﷺ کی پیروکار لڑکی تو نے کیا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے تجھے وہ خصوصیّات اور امتیازات عطا فرمائے جو تیرے علاوہ کسی کو عطا نہیں فرمائے تو بتا تو نے کیا کیا؟ اے اللہ کی بندی! تجھ سے اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم جنّت کا وعدہ فرمایا تھا جس کا عرض یعنی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے، تو نے سب کچھ نفسانی خواہشات اور ایسی دنیا کے بدلے دے دیا جس کا انجام ختم ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے ذریعہ تجھے محترم ومکرّم بنایا تھا تاکہ تجھے ہر ایسی تکلیف دہ چیز سے بچائے جو تو اپنے لئے پسند نہیں کرتی تھی لیکن تو نے اسے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتے تھے کہ تو پاک باز پاک دامن

حدیث میں قرآن کریم سیکھنے کا حکم ہے اور وہ صرف بچوں کے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے حکم ہے۔

اور صاف ستھری بنے۔ تیرا بدن، دل، نگاہ، کان، زبان اور تمام اعضاء ہر اُس چیز سے محفوظ ہوں جو تجھے خراب کریں، ذرا یہ بتا کیا تو نے ان کی حفاظت کی؟ تجھے ترقّی یافتہ عورت نے دھوکہ میں ڈال دیا اس لئے تو نے اس کو اپنا آئیڈیل بنالیا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے عزّت اور بلندی پسند کی تھی لیکن تو نے انکار کیا اور بے حیائی اور بے راہ روی کو پسند کیا۔ سبحان اللہ! تم روزانہ نماز میں پڑھتی ہو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ الخ (الفاتحۃ 5 تا 7) ’’چلا ہم کو سیدھے راستہ پر، اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جو زیرِ غضب آچکے ہیں اور نہ بھٹکے ہوؤں کا‘‘۔ تم سیدھے راستہ کی طالبہ ہو، ان خوش نصیبوں کے راستہ کی جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، پھر کیا بات ہے تم اس پر چلتی کیوں نہیں؟ تم اس کو چھوڑ کر ایسے راستہ پر چلتی ہو جس پر تمہارا چلنے کا اردہ نہیں تھا اور وہ یہود و نصارٰی کا راستہ ہے۔ تم مسلمان عورت ہو، تمہارا اپنا ایک قانون اور دستور ہے، تمہارا اپنا ایک آسمانی نظام اور شریعت ہے، تمام عالم کی عورتوں میں تمہاری ایک منفرد شخصیت ہے لٰہذا حد سے آگے مت بڑھو پھر تمہارے لئے ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ **ذرا اتنا سوچ لو کہ** اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے تم کو جن باتوں کا حکم دیا کیا اس کا فائدہ تمہارے علاوہ کسی اور کو پہنچتا ہے۔ تم **نماز** پڑھتی ہو تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے تمہارا رابطہ قوی اور مضبوط ہوتا ہے اور یہ تمہارے لئے دنیا و آخرت میں نور بنے گی۔ **زکوٰۃ** تمہارا مال بڑھاتی ہے اور تمہیں گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ **روزہ** تمہیں دوزخ سے دور کرتا ہے اور ایسے دروازہ سے جنّت میں داخل کرانے کا ذریعہ ہے جس سے تمہارے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ **حج** تمہارے گناہوں اور لغزشوں کا کفّارہ بنتا ہے۔ قرآن کریم کی **تلاوت** تمہارا سینہ کھولتی ہے اور یہ قیامت کے روز تمہارے لئے شفاعت کرے گا اور جنّت میں درجات بلند کرائے گا۔ **اچھی باتوں کا حکم دینا** تمہیں تمام لوگوں میں قول و عمل کے لحاظ سے بہترین عورت بنادے گا۔ اور تمہارے اجر کو بڑھائے گا اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہارے نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرے گا۔ **ذکر** کی وجہ سے تمہارے لئے جنّت میں درخت لگائے جائیں گے۔ **صلہ رحمی** سے رزق اور عمر میں اضافہ ہوگا۔ **کثرت سے استغفار کرنا** تمہارے لئے خیر کے حصول اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ **درودشریف** پڑھنے سے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مستحق ہوگی۔ **گھر میں رہنے کی وجہ سے** تم بہت سے فتنوں اور فساد سے محفوظ رہوگی۔ بخدا! یہ بتلاؤ کہ کیا تم اتنا نہیں سمجھتیں کہ اس عظیم سعادت سے محروم ہونا کیا تمہارے لئے ظلمِ عظیم نہیں ہے؟

اللہ تعالیٰ ہمیں فتنوں کے شر سے بچائے، ہم پر اپنی وسیع رحمت کے دھانے کھول دے، ہمیں ہماری کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک نہ کرے اور ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق دے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہو۔ آمین ثُمّ آمین

حدیث: فتنوں کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔ [مسلم]

نظامِ زندگی

مشکلات کا شکار کیوں....؟

اُفزائشِ دولت کے بُحرانی عہد میں
یا لارڈ میکالے کے پُرمعنیٰ الفاظ میں

خواتین کا علم و عمل

"کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ دولت مند بن جانے کا شوق رکھنے والے" لوگوں کے اِقتدار میں ایک زبردست تجارتی مقابلہ جاری ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تفریحی صنعتوں، آرائش کے سامان اور لباس و زینت کے اَنواع واَقسام کا ایک سیلاب ہر روز کارخانوں اور صنعت گاہوں سے شہروں پر اُمنڈ آتا ہے، بازار نئی تراش و خراش کے لباس، نئی نئی قطع کے جوتوں اور جوتیوں سے اور دوسرے سامانِ آرائش سے جگمگاتے رہتے ہیں، پھر فوراً یہ چیزیں پُرانی اور فرسُودہ قرار پا جاتی ہیں اور برائے نام ترمیم کے ساتھ نیا سامان اُن کی جگہ لے لیتا ہے، زینت، حسن و ترقّی کا معیار روزانہ بدلتا ہے، اور برابر بڑھ رہا ہے، اس میں بڑا دخل کارخانوں کی اِس بے ضرورت تفریحی پیداوار اور اس مسابقت و رقابت (آگے بڑھنے کا جذبہ) ہے جو تجارتی مرکزوں اور صنعت گاہوں میں کام کر رہی ہے، اور جو لوگوں کے اَخلاق و معاشرت نیز قوّتِ خرید سے بالکل بے نیاز ہے، اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ زندگی روز بروز گراں (مہنگی سے مہنگی)، معیارِ زندگی ہر گزرے ہوئے دِن سے بلند، زندگی کے مطالبات اور فرضی لوازم زندگی روز افزوں (مہنگے) اور ان کی تکمیل کے لئے بڑی سی بڑی آمدنی ناکافی ہے اور اِس کا نتیجہ ہے کہ "قناعت" ایک بے معنیٰ لفظ بنتا جا رہا ہے، سکون اور دِل کا اِطمینان خواب و خیال ہو گیا ہے، ہر شخص اپنے سے بلند میعارِ زندگی رکھتا ہے اور وہاں تک پہنچنا اپنا سب سے بڑا فرض سمجھتا ہے، ایک مدّت اِسی جدّ و جہد میں گزرتی ہے، جب وہ بامِ مقصود تک پہنچنے لگتا ہے وہ معیار اور بلند ہو جاتا ہے اور ایک دوسرا بلند معیارِ زندگی سامنے آجاتا ہے۔ اِسی طرح زندگی ایک نہ ختم ہونے والی جدّ و جہد اور ایک ایسا ریس کا میدان ہے جس کا سرا اور انتہا کوئی نہیں، اِس کا نفسیاتی اثر یہ ہے کہ زندگی میں تلخی اور کوفت بہت بڑھ گئی ہے اور جو گھر آسانی کے ساتھ جنّت کا نمونہ ہو سکتے تھے اور جن میں زندگی کے فطری اور حقیقی لوازم سب پائے جاتے ہیں، کسی نہ کسی موہوم اور خیالی چیز کی کمی وجہ سے دوزخ کا نمونہ ہیں جہاں حقیقی عیش اور دِلی سکون ناپید ہے۔ محدود آمدنی میں غیر محدود مطالبات و تقاضوں اور فرمائشوں کی تکمیل رشوت اور غیر قانونی وسائلِ آمدنی کے بغیر ممکن نہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ رشوت (مختلف ناموں کے ساتھ) مجرمانہ اور مخفی ذرائعِ آمدنی کا بازار گرم ہے۔ اور ان سے زندگی میں جو مشکلات اور نظام میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے وہ روزِ روشن کی طرح عیاں و ظاہر ہے۔

از افاداتِ
حضرت ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

دوسروں سے توقّع رکھنا چھوڑ دو زندگی آسان ہو جائے گی۔ (از اقوالِ حکماء)

بچیوں کا مستقبل قیمتی بنایئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْن۔

مارچ اور اِس کے آس پاس بہت سی بچیاں میٹرک /ایف اے وغیرہ کے امتحان دے کر فارغ ہو رہی ہیں، بہت سی بچیوں کو چھٹیاں بھی رہیں گی ان چھٹیوں میں کیا کرنا ہے اور کیا کرنا چاہیئے؟ اِس سلسلہ میں بچیوں کے والدین توجّہ فرمائیں اور جو بچیاں بڑی ہیں وہ خود بھی اپنے مستقبل کا سوچیں۔ ایک امتحان تو یہ دنیا کا تھا جو دنیا میں دے دیا خدا کرے اچھے نمبر مل جائیں۔ ایک امتحان وہ ہے جو آخرت کا ہے۔ وہ ہر وقت ہو رہا ہے، ہر لمحہ ہم امتحان میں زندگی گزار رہے ہیں یعنی کہیں ہم گناہوں میں تو زندگی نہیں گزار رہے کہیں فرائض واجبات سے غفلت تو نہیں برت رہے۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد عذاب شروع ہو جائے۔ اس لئے ہمیں اس بات کی فکر ضرور کرنی ہے کہ ہماری آخرت خراب نہ ہو جائے۔ ہماری سب سے بڑی ضرورت یہی اور صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ جو ہمارے خالق مالک رازق ہیں وہ کہیں ہم سے ناراض نہ ہو جائیں یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور راضی رکھنا اور ان کی رضا کی جگہ جنّت حاصل کرنا یہ سب سے مقدّم ہے باقی سب ضرورتیں اِس کے بعد ہیں۔ اِس لئے فارغ اوقات میں گھر بیٹھے دین سیکھیے، عمل کیجئے اور خانہ داری کے اُمور سیکھیے، لکھائی کڑھائی سلائی وغیرہ بھی گھر میں خود سے کام شروع کر کے سیکھتی رہیے۔ البتہ دین کے کاموں کے لئے چند باتیں بچوں، بچیوں کو اور گھر میں فارغ ماسیوں کو عرض کرتا ہوں کہ پڑھنے کے لئے کیا اور کون سی کتابوں کو مقدّم رکھنا ہے؟ **مدیر ماہنامہ علم و عمل لاہور**

1 قرآن پاک روزانہ پڑھیے چاہے تھوڑا ہو۔ **2** حدیث کی کتاب زادالطالبین کی اُردو شرح اِرشادالطالبین بے شک ایک ایک دو دو حدیثیں روزانہ پڑھیے ترجمہ مع مختصر تشریح۔ **3** بہشتی زیور روزانہ تھوڑا تھوڑا پڑھیے۔ یہ کام روزانہ کے تھے۔ اور کتابیں پڑھنا چاہیں تو حیات المسلمین، تعلیم الاسلام، ماہنامہ علم و عمل، لاہور اور اخبار پڑھنا چاہیں تو روزنامہ اسلام، خاص کر یک شنبہ (اتوار اور چہار شنبہ (بدھ) کے میگزین پڑھا کیجئے۔ مزید کتابیں پڑھنی ہوں تو فضائلِ اعمال، جزاء الاعمال، فضائلِ درود شریف، تسہیل المواعظ اور حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے 31 جلدوں میں مواعظ ہیں جو ہماری ساری زندگی کے لئے کافی وشافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں فارغ وقت کو بھی قیمتی بنانے کی توفیق دیں اور عمل کرنے کی بھی توفیق دیں۔

ثُمَّ اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْن۔

ادرک، لہسن، شہد، انجیر، روغنِ زیتون صحت وطاقت کے لئے بہت مفید ہیں۔ (از مدیر)

ایک عورت کے... کئی خاوند کیوں نہیں؟

وجوہات: ① **پہلی وجہ:** اگر ایک عورت چند مردوں میں شریک ہوتی تو نکاح کا حق ہونے کی وجہ سے ہر ایک کو قضائے حاجت کا حق حاصل ہوگا اور اس میں فساد اور عناد کا اندیشہ غالب ہے کہ شاید ایک ہی وقت میں سب کو ضرورت ہو اور ممکن ہے کہ نوبت قتل تک پہنچے۔

ہندوؤں کے بعض فرقوں کے مذہب میں یہ جائز ہے کہ پانچ بھائی مل کر ایک عورت رکھیں۔

اِسلام جیسا باعزّت، باغیرت مذہب ہرگز ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا کہ عورت کبھی کسی سے ہم آغوش اور ہم کنار ہو اور کبھی کسی سے۔

② **دوسری وجہ:** مرد فطرتاً حاکم اور عورت محکوم ہے، اس لئے ''طلاق'' کا اختیار مرد کو ہے۔ جب مرد حاکم ہے تو عقل کی رو سے یہ تو جائز ہے کہ ایک حاکم کے تحت کئی محکوم ہوں اور کئی لوگوں کا ایک حاکم کے ماتحت رہنے میں نہ ذلّت وحقارت ہے نہ کوئی مشقّت۔ اِس کے برخلاف اگر ایک شخص متعدّد حاکموں کے ماتحت ہو تو محکوم عجیب مصیبت کا شکار ہو جائے گا کہ کس کس کی اطاعت کرے اور ذِلّت بھی ہے، جتنے حاکم زیادہ ہوں گے اُتنی ہی محکوم کی ذِلّت بھی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نے ایک عورت کو ایک وقت میں دو یا چار خاوند سے نکاح کی اِجازت نہیں دی اِس لئے کہ اِس صورت میں عورت کے حق میں حقارت اور ذِلّت بھی بہت ہے اور مصیبت بھی اِنتہائی سخت ہے۔ نیز متعدّد شوہروں کی خدمت کرنا اور سب کو خوش رکھنا ناقابلِ برداشت عمل ہے۔

اِس لئے شریعت نے ایک عورت کو دو یا چار مردوں سے نکاح کی اِجازت نہیں دی تاکہ عورت اِس ذِلّت، حقارت اور ناقابلِ برداشت مشقت سے محفوظ رہے۔

③ **تیسری وجہ:** اگر ایک عورت کے کئی شوہر ہوں تو اُن کے تعلق سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ ان میں سے کس کی اولاد ہوگی؟ اُن کی تربیت کس طرح ہوگی؟ اُن کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟ نیز وہ اولاد چاروں شوہروں کی مشترکہ ہوگی یا تقسیم ہوگی؟ اور یہ تقسیم کس طرح ہوگی؟ اگر ایک بیٹا ہو تو چار باپوں میں کس طرح تقسیم ہوگا؟ اگر اولاد کئی ہو اور تقسیم کی باری آئے تو مذکر مؤنث، شکل وصورت، قوّت وصحّت، فہم وفراست کے اِختلاف کی وجہ سے برابری نہ ہو سکے گی اس لئے اِس اِختلاف کی وجہ سے تقسیمِ اولاد کا مسئلہ اِنتہائی پیچیدہ ہوگا نہ معلوم آپس کا اختلاف کیا کیا رنگ دکھلائے۔

تسہیل وتلخیص: مولانا محمد طیب الیاس صاحب، لاہور

کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کا مسنون طریقہ

مرسلہ: محمد ہاشم، کوئٹہ

1 **لَا آکُلُ مُتَّکِئًا** ''میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا'' [بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الاکل متکئا]

کھانے کا ایک اَدب یہ ہے کہ بغیر ضرورت ٹیک لگا کر یا کسی اور چیز کا سہارا لے کر کھانا نہ کھایا جائے، بلا ضرورت ایسا کرنا غرور اور تکبّر کی علامت ہے۔

2 ایک حدیث میں ہے کہ ''میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور جیسے بندہ اور غلام کھاتا ہے ویسے میں بھی کھاتا ہوں اور جیسے وہ بیٹھتا ہے ویسے میں بھی بیٹھتا ہوں''۔ [کنز العمّال]

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے میں عاجز بندہ کی طرح بیٹھے اور اِس حقیقت کا اِحساس رکھے کہ ''میں اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ ہوں، یہ کھانا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے''۔

جب یہ اِحساس پیدا ہو جائے گا تو بندہ خود بخود عاجزی اِختیار کرے گا اور تکبّر و غرور سے دور رہے گا۔

مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھاتے وقت کھانے کی طرف جھک کر اور متوجّہ ہو کر بیٹھا جائے، انسان اگر کسی ایک پہلو کی طرف جھک کر اور اس پر ٹیک لگا کر کھاتا ہے تو کھانا نقصان دہ ہوتا ہے کہ وہ پھر ٹھیک طرح سے ہضم نہیں ہو پاتا۔

نبی کریم ﷺ بہت ادب سے بیٹھ گئے اور کھانا کھانے لگے، ایک دیہاتی نے پوچھا: آپ ﷺ اِس طرح کیوں بیٹھ گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نیک و شریف بندہ بنایا ہے، ظالم و سرکش نہیں بنایا''۔ [ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی الاکل الخ]

سنّت یہ ہے کہ کھانا کھانے کے لئے اکڑوں بیٹھے (دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا کہ سرین بھی زمین سے اُوپر رہے) یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا یا دونوں زانوں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا۔ (عمدۃ القاری)

کھانا کھاتے وقت یہ نیّت رکھنا: کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت پر قوّت حاصل کرنے کے لئے کھاتا ہوں۔ (الترغیب)

کھانا کھانا ایک مباح (جائز) کام ہے مگر اس نیّت کی برکت سے یہ کھانا کھانا اب عبادت بن جائے گا۔

خیر و برکت کا ذریعہ: حدیث ''اس گھر میں بہت خیر و برکت ہوگی جہاں کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنے کی عادت ہو''۔ [ابنِ ماجہ]

حدیث: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند۔ [ترمذی، مسندِ احمد]

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جُزدان حریر و ریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح سے طوطا مینا کو، کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لئے، تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں میں اُٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اِک اِک جلسہ میں، پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے
اِک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رُلایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رُسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار نہیں، کس عُرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

حفاظتِ قرآن

ایک شخص نے یہ جاننا چاہا کہ کون سا دین صحیح ہے؟ وہ عمدہ اور خوش خط کاتب بھی تھا۔ اِس کے لئے اس نے یہ طریقہ اِختیار کیا کہ تورات، انجیل، اور قرآن کریم کی انتہائی خوب صورت کتابت کی، البتہ درمیان میں کمی بیشی بھی کر دی، پھر تورات کو علمائے یہود کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے اس کا مطالعہ کیا اور خوب صورت کتابت پر اُسے اِنعام سے نوازا۔
انجیل کا نسخہ عیسائی پادریوں کے پاس لے کر گیا، اُنہوں نے اِس کی محنت کی قدر کرتے ہوئے بڑی رقم دے کر اس خوش خط نسخے کو خرید لیا، اس کے بعد قرآن کریم کا نسخہ علمائے اسلام کی خدمت میں لایا، اُنہوں نے جب اِس میں کمی بیشی دیکھی تو پکڑ کر اُس کی دُھنائی کر دی اور اُسے حاکم کے پاس لے کر گئے، حاکم نے تحریفِ قرآن کے جرم میں اُس کو قتل کا حکم دیا، تب اُس نے اصل حقیقت بتائی اور کہا کہ الحمدللہ میں مسلمان ہوں لیکن میں یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ کون سا دین صحیح اور محفوظ ہے اور میرے اس تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ دینِ اسلام ہی ایک محفوظ دین ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی بھی تحریف نہیں کر سکتا۔ (صفوۃ التفاسیر للصابونی)

مرسلہ: بنتِ عبداللہ، سرگودھا

محنت ضائع نہیں جاتی

محمد فہیم عالم، لاہور

''ڈیڑھ لیٹر والی کولڈ ڈرنک کی بوتلیں، ایک کلو مٹھائی اور یہ نمکو وغیرہ ہیں اِن کا بل بنا دیجئے'' میں نے کاؤنٹر پر چیزیں رکھ کر کہا۔

''350 روپے دے دیجئے'' میں نے بٹوے سے 500 روپے کا نوٹ نکال کر اُس کی طرف بڑھا دیا، لیکن اُسے دیکھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی، جب کہ وہ میری حالت سے بے خبر بقایا دینے میں مشغول تھا۔ عاصم... تت... تم بے اختیار میرے منہ سے نکلا۔ کیا مطلب؟ آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں؟ اُس نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔ ارے! آپ نے مجھے نہیں پہچانا، میں آپ کا ہم جماعت مدثر حسین ہوں۔ اچھا! مدثر تم، کچھ دیر بعد ہم دونوں ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے۔ معذرت یار مدثر! میں تمہیں پہچان نہیں پایا۔ عاصم شرمندہ سا ہو کر بولا۔ کوئی بات نہیں لیکن تم یہاں اس بیکری میں؟ میری حیرت جوں کی توں تھی۔ عاصم ہماری کلاس کا سب سے ذہین ترین طالب علم تھا جب کہ اُس کے برعکس میں کچھ کمزور تھا، بڑی محنت اور کوشش سے سبق یاد ہوتا مگر پوزیشن پھر بھی نہ حاصل کر پاتا، خیر وقت گزرتا گیا، میٹرک کے بعد کلاس کے سب ساتھی جُدا ہو گئے، میں نے انجینئرنگ میں ڈپلومہ کیا، اور مکینکل کے شعبہ میں چلا گیا۔ آج میں ایک مشہور پرائیویٹ کمپنی میں اچھی پوسٹ پر تھا۔ اس عرصہ میں میری ملاقات بھی عاصم سے نہ ہوئی تھی، آج برسوں بعد بیکری میں بطورِ ملازم اُسے دیکھ کر میں جتنا بھی حیران ہوتا کم تھا۔ مدثر حسین! آپ کو پتہ ہے کہ میں کتنا ذہین تھا، عاصم نے کہنا شروع کیا، مجھے اپنے ذہن پر بڑا گھمنڈ تھا۔ میٹرک کے بعد میں نے ایف ایس سی کرنے کے لئے کالج میں داخلہ لیا کیوں کہ ڈاکٹر بننا میرا خواب تھا، اپنی ذہانت پر اعتماد ہونے کی وجہ سے میں نے سال بھر میں کچھ خاص نہ پڑھا۔ امتحانوں کے دن آئے تو میرا ذہن خالی تھا اور میں سب کچھ بھول چکا تھا، میرے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے، میں نے بہت یاد کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ بھی یاد نہ آیا لہٰذا امتحان میں فیل ہو گیا، اُس کے بعد پڑھائی سے ایسا دل اُچاٹ ہوا کہ پھر میں پڑھ نہ سکا۔

اتنا کہہ کر عاصم خاموش ہو گیا، میں حیرت و تعجب کا بُت بنا اُسے تک رہا تھا۔

مجھے رہ رہ کر سر حیدر کا وہ جملہ یاد آ رہا تھا جو انہوں نے اس وقت مجھے کہا تھا جب میں نے سر حیدر سے کہا تھا ''سر میں بہت محنت کرتا ہوں، لیکن پھر بھی پوزیشن حاصل نہیں کر پاتا''۔ تو سر حیدر نے کہا تھا کہ ''مدثر بیٹا! ذہین شخص ناکام ہو سکتا ہے لیکن محنتی شخص ناکام نہیں ہو سکتا''۔

آج اس کی زندہ مثال عاصم کی شکل میں میرے سامنے موجود تھی۔

احمق (بے وقوف) کی باتوں کا بہترین جواب خاموشی ہے۔ (عمرو بن علی... ادب الدین والدنیا)

اِصلاحِ معاشرہ کے اُصول

حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَاللّٰہِ اِخْوَانًا۔ [بخاری ومسلم]

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیوں کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، اور نہ کسی کا راز جاننے کی کوشش کرو، اور نہ کسی کی ٹوہ میں رہو، اور نہ قیمت بڑھانے کے لئے بولی دو، اور نہ آپس میں حسد کرو، اور نہ ایک دوسرے سے بُغض رکھو، اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلقی کرو، اور تم بھائی بھائی بن کر اللہ تعالیٰ کے بندے ہو رہو“۔

تشریح: اِس حدیث مبارک میں ایسے سات قیمتی اُصول بیان کیے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے بگڑے ہوئے معاشرہ کی اِصلاح ہوسکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اِن سنہری اُصولوں اور حکموں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

حدیث: لَاَنْ یَّھْدِیَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْکَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّکَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ کسی ایک بندہ کو ہدایت دے دیں یہ تیرے لئے اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے“۔ [رواہ الطبرانی]

تشریح: یعنی پوری دُنیا کی دولتوں سے بہتر ہے کہ ہماری گفتگو یا تحریر سے کسی کو ہدایت مل جائے۔

حدیث: لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ۔ [ابنِ نافع، بیہقی]

ترجمہ: ”تم ہمیشہ خیر وثواب پر رہوگے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو“۔

تشریح: یعنی نماز کا اہتمام ہو قضا نہ کرے اور نماز شروع ہونے سے پہلے مسجد میں پہنچتا رہے۔

بدکلامی سے محفوظ رہنے کی دُعا

عمرو بن معاویہ العقیلی یوں دُعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَثَرَاتِ الْکَلَامِ۔

”اے اللہ مجھے کلام کی لغزشوں سے بچائیے“۔ (البیان والتبیین 514/1)

بچوں سے متعلق ایک سنّت

جب شام ہوجائے بچوں کو باہر نہ نکلنے دیجئے (شام سے مراد غروب سے آدھا گھنٹہ پہلے) کیوں کہ بعض روایات میں آتا ہے کہ شام کے وقت شیطان کا لشکر زمین پر پھیلتا ہے۔

(گلزارِ سنّت ص 31)

بچوں کے صفحات مردوں وعورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہوتے ہیں۔ (از مدیر)

جامعہ کے شب و روز

لائبریری کا قیام

1. **مؤرخِ اسلام** حضرت مولانا علاّمہ سیّد سلیمان ندوی صاحب کے صاحبزادہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی مدظلہ حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ کی معیت میں مدرسہ میں تشریف لائے اور ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے بیان فرمایا جو دو دِن اسلام اخبار میں چھپتا رہا۔

2. ربیع الاوّل بمطابق 6 رفروری **مفتیِ اعظم** پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ ماہانہ سلسہ کے اِصلاحی بیان کے لئے تشریف لائے اور بیان فرمایا۔ اِس بیان کا خلاصہ ماہ نامہ علم وعمل، لاہور کے آئندہ کسی شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

3. مسجد کی بالائی منزل شمالی جنوبی اور مشرقی برآمدہ کی بنیاد بحمدہ سبحانہ وتعالیٰ ڈالی جاچکی ہے اور مسجد کے مشرقی بالائی منزل پر لائبریری بنانے کا اِنتظام کیا جا رہا ہے، تکمیل کے لئے قارئینِ کرام سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

4. فی طالب علم ماہانہ تعلیمی خرچہ 1500/ روپے جب کہ سالانہ خرچ 13500/ روپے ہے۔

5. مدرسہ کے دارُالاقامۃ (طلباء کے ہاسٹل) کی سات منزلہ عمارت کا نقشہ ابتدائی مرحلہ میں تیار ہے، اِس بلڈنگ کے آغاز کے لئے کافی وسائل درکار ہیں، اِس لئے قارئینِ کرام دارُالاقامۃ کی جلد تعمیر شروع ہونے کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔ شکریہ

6. ۲۰ صفر ۱۴۳۲ھ بروز سہ شنبہ (منگل) کو مولانا اللہ وسایا صاحب تشریف لائے اور بیان فرمایا۔

7. اس جامعہ کے اساتذہ وطلباء ختمِ نبوّت کی پُرامن ریلی میں ماشاء اللہ تعالیٰ بھرپور طریقہ سے شرکت کی۔

نقشۂ مہر

	درہم	تولہ	گرام	روپے
چاندی کی نصاب	200	52.5	613	
کم از کم مہر	10	2.6	31	
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531	

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ جو آج کل اندازاً =/2500 روپے بنتی ہے۔

زکوٰۃ وغیرہ کے حساب کے لئے صاحبِ نصاب ہونے کی شرط ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کا مالک ہونا ہے۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دِن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے لینا چاہئے۔

مہر کے تازہ حساب کے لئے تازہ ریٹ لے لینا مناسب ہے اسی لئے ریٹ نہیں لکھا گیا۔

Email:aibneumar@yahoo.com